سوال

(914) اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کا نور اپنے نور سے جدا کیا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں : علمائے دین اس عقیدہ میں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کا نور اپنے نور سے جدا کیا اور اس کا نام محمد ﷺ رکھا، پھر اس نور کو حکم کیا کہ تو مخلوقات کو پیدا کر چنانچہ اس نور کے ہر ایک عضو و پسینہ سے آسمان و زمین و عرش و کرسی و لوح و قلم و غیرہ پیدا ہوئیں، بلکہ بہشت و دوزخ و فرشتے و غیرہ سب اس نور سے ظاہر ہوئے، جیسا کہ مفصل رسالہ معروف نور نامہ میں مذکور ہے۔ دلائل واضح سے بیان فرمائیں : بینوا بالایات والحدیث توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بات بالکل غلط اور خطا ہے اور مخالفت اس کی نصوص سے ظاہر ہے کیونکہ نصوص ظاہرہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ سب سے پہلے عرش اور پانی پیدا ہوئے، بعد اس کے پیدائش زمین و آسمان اور سب چیز کی ہوئی، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے : وھو[1] الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام و کان عرشہ علی الماء۔ کمالین حاشیہ جلالین میں ہے۔

ای[2] فوقہ یعنی ما کان تحتہ قبل خلق السموات والارض الا الماء وفیہ دلیل علی ان العرش والماء کانا مخلوقین قبل خلق السموات والارض۔

اور امام بخاری نے عمران بن حصینؓ سے روایت کی ہے۔ جئناک[3] لنتفقہ فی الدین والنسالک عن اوّل ھذا الامر ما کان قال کان اللہ ولم یکن شئ قبلہ وکان عرشہ علی الماء ثم خلق السموات والارض رواہ البخاری۔ مشکوة باب بدء الخلق کھا شیخ عبد الحق نے لمعات میں دل[4] الحدیث علی ان العرش والماء کانا مخلوقین قبل السموات انتھی۔

وعن[5] عائشہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال خلقت الملئکة من نور و خلق الجان من مارج من نار و خلق ادم مما وصف لکم رواہ مسلم مشکوة باب بدئ الخلق۔ یہ حدیث صاف دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مٹی سے پیدا ہوئے نہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے نور سے جدا کیا، کیونکہ آپ اولاد آدم علیہ السلام میں سے ہیں اور آدم علیہ السلام کی پیدائش اور ہر چیز کی پیدائش سے پیچھے ہے، جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔ عن[6] ابی ھریرة قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربة یوم السبت و خلق فیھا الجبال یوم الاحد و خلق الشجر یوم الاثنین و خلق المکروہ یوم الثلثاء و خلق النور یوم الاربعاء و بث فیھا الدواب یوم الخمیس و خلق ادم بعد العصر من یوم الجمعة فی اخر الخلق واخر ساعة من النھار فیما بین العصری الی اللیل رواہ مسلم۔ مشکوة باب بدء الخلق۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام اور چیزوں سے پیچھے مخلوق ہوئے اور حضرت ﷺ آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئے جیسے اور تمام آدمی ان سے پیدا ہوئے، پس ثابت ہوا کہ کوئی چیز حضرت ﷺ سے نہیں پیدا ہوئی اور نہ آپ سب چیز سے پہلے پیدا ہوئے بلکہ سب سے پہلے پانی اور عرش عظیم پیدا ہوئے بعد ان کے اور سب چیزیں پیدا ہوئیں اور نہ

حضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے بنایا، ایسا عقیدہ رکھنا جیسا کہ نورنامہ والے نے لکھا ہے۔ نہایت برا اور سخت گندہ، مخالف کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ کے ہے، ہر مسلمان کو ایسے عقیدہ سے دور رہنا اور بھاگنا چاہیے اور نورنامہ والا بہت بڑا جاہل، کندہ ناتراش ناواقف قرآن مجید اور حدیث شریف سے ہے۔ اس کی باتوں کو ہرگز نہیں تسلیم کرنا چاہیے بلکہ اس کو جھوٹا کہنا مناسب ہے۔ حررہ العبد الضعیف الراجی رحمۃ ربہ الحنان المنان المسمی بعبدالرحمن الفنجابی۔

الجواب صحیح والراوی نجیح   سید محمد نذیر حسین

الجواب صحیح   سید محمد عبدالسلام، سید محمد ابوالحسن

واضح ہو کہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ خلق ارواح واشیاء جو عالم الغیب کے اندر ہوا ہے اس میں آپ کے خلق کا تقدم تمام مخلوقات سے معلوم ہوتا ہے اور اس مضمون پر حدیث اول ما خلق اللہ نوری سے استدلال کرتے ہیں تو ماہران اصول حدیث وفقہ پر مخفی نہیں کہ حدیث معلق بلاسند قابل استدلال واحتجاج کے ہرگز نہیں ہوسکتی، کیونکہ یہ اقسام مردود سے ہے کذا فی النخبۃ وشرحھا اور اسی طرح سے حدیث مروی راویان مجہول سے لائق تسلیم نہیں۔ اس صورت میں حدیث اول ما خلق اللہ نوری کا متصل مرفوع اور صحیح ہونا حسب قواعد محدثین صاحبان تخریج کے تحریر فرمادیں تو مقبول ہوگی، بلاریب اور مشکوۃ میں خلاف اس حدیث مشہور بافواہ عوام کے مذکور ہے۔ عن[7] عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّل ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان وما ھو کائن الی الابد رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اسنادا انتھی ما فی المشکوۃ اور بعض مداحین اپنے ذوق وشوق میں جو تاویلات بعیدہ خلاف مسلک محدثین متقدمین ومتاخرین صاحبان تخریج کررہے ہیں۔ قابل اعتبار نہیں۔

پائے چوبیں سخت بے تمکین بود

وما علینا الا البلاغ۔ حررہ السید محمد نذیر حسین

---

[1] اور اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا۔

[2] یعنی اس کے اوپر تھی یعنی عرش الٰہی کے نیچے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے پہلے پانی کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی۔ اس میں دلیل ہے کہ عرش اور پانی کی تخلیق آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے پہلے ہوچکی تھی۔

[3] ہم آپ کے پاس دین سمجھنے کے لیے آئے ہیں، اور یہ بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اس دنیا کی ابتداء کس طرح ہوئی؟ آپ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ہی تھے۔ ان سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا، پھر اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اس کو بخاری نے روایت کیا۔

[4] حدیث دلالت کرتی ہے کہ عرش اور پانی آسمانوں کی پیدائش سے پہلے پیدا شدہ ہیں۔

[5] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، فرشتے نور سے پیدا کیے گئے ہیں اور جنوں کی تخلیق آگ کے شعلہ سے ہوئی اور آدم کی پیدائش تم کو پہلے بتا دی گئی ہے اس کو مسلم نے روایت کیا۔

[6] حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اللہ نے ہفتہ کے روز مٹی کو پیدا کیا اور اتوار کے دن اس میں پہاڑ بنائے اور سوموار کے روز سبزیاں اور درخت پیدا کیے اور تمام بُری چیزیں منگل کے روز پیدا ہوئی اور نور کی پیدائش بدھ کو ہوئی اور دیر کے روز تمام جانور اس میں پھیلادیئے اور جمعہ کے دن عصر کے بعد آدم کو پیدا کیا گیا یہ خدا کی آخری مخلوق تھی جو آخری وقت میں پیدا ہوئی یعنی عصر سے لے کر رات تک۔ اس کو مسلم نے روایت کیا۔

[7] عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اسے حکم دیا کہ ''لکھ'' اس نے عرض کیا کیا لکھوں؟ حکم ہوا کہ تقدیر کو لکھ سو اس نے وہ سب کچھ لکھ دیا جو ہو چکا ہے اور جو کچھ ہمیشہ تک ہونے والا ہے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث سند کے لحاظ سے غریب ہے۔ انتہی۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد01